یہ اخبار صرف دو صفحوں پر شائع ہوتا ہے۔

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیحِ وقت مہدی ہم مجدد بر سر ایں صد

ضمیمہ درس قرآن مجید معہ | پیشگی چار روپے

جلد ۱۰ | ۲۶- ربیع الثانی ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۷- اپریل ۱۹۱۱ء مطابق ۱۵ بساکھ سمہ ۶۹ | نمبر ۲۶

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نُورِدین مُصطفےٰ پاؤ گے تم

اخبار قادیان

الحمد للہ حضرت صاحب کی قوت بدنی میں روز افزون ترقی ہو رہی ہے۔ گذشتہ ۲۱- اپریل کے دن پالکی میں بیٹھ کر حضرت نواب صاحب کی کوٹھی پر تشریف لے گئے اور دن بھر وہاں رہے درس حدیث ہوتا ہے بعض بیماروں کو بھی دیکھتے ہیں۔

جناب ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کی طبیعت ہنوز علیل ہے گو پہلے سے افاقہ ہے۔ اسیواسطے حضرت صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب و جناب بیوی صاحبہ و حضرت میر صاحب امرتسر تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو جلد شفا دیوے۔

قادیان میں اب پلیگ نسبتاً کم ہے لیکن دیہات میں بہت ہے اور مطبع بدر کے ملازم دیہات سے ہی آتے ہیں یہی سبب ہے کہ یہ اخبار پورا چھپ نہیں سکا۔ کئی روز مطبع بند رہا - - - - - - - - - - پھر بھی صرف ایک ہی ورق چھاپ کر شائع کیا جاتا ہے۔ تاکہ احباب کو تشویش نہ ہو۔

حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر و عافیت اپنے وطن امروہہ میں ہیں ان کا تازہ نوازش نامہ جو عاجز کے نام آیا ہے اس سے یہ معلوم ہوکر بہت خوشی ہوئی۔ کہ حضرت موصوف عنقریب یہاں آنے والے ہیں۔

حضرت خواجہ صاحب کوئٹہ سے کامیابی کے ساتھ واپس آئے وہاں کی رپورٹ آگئی ہے۔ جو اگلے اخبار میں انشاء اللہ ہدیہ ناظرین ہوگی۔

جلسہ بنارس

بنارس کا جلسہ ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ کو قرار پایا ہے جناب خواجہ کمال الدین صاحب۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب۔ حافظ روشن علی صاحب۔ میر قاسم علی صاحب اور یہ عاجز وہاں جانے کے واسطے مقرر ہوئے ہیں۔ پیشتر اس کے کہ یہ پرچہ اخبار یہاں سے روانہ ہوگا۔ انشاء اللہ یہ عاجز اپنے معزز رفقاء کے ہمراہ بنارس پہونچ جائیگا۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس سفر کو مبارک کرے اپنی نصرت و حفاظت ہمارے شامل حال رکھے۔ ہم دہلی الہ آباد کے راستہ جائیں گے اور واپسی پر شاہجہانپور کی جماعت کی درخواست پر حضرت صاحب نے وہاں ٹھہرنے

مولوی ابو سعید عربی صاحب رنگون سے اطلاع دیتے ہیں کہ یونیورسٹی فنڈ کے واسطے انھوں نے ایک لاکھ پندرہ ہزار جمع کر لیا ہے۔ امید ہے کہ قوم ان کی سعی کی مشکور ہوگی

سید مختار احمد شاہجہانپوری زندہ ہیں!

پرچہ اہل حدیث ابن خزرجو اور نیز روزانہ پیسہ اخبار میں جھوٹ کی نجاست پر منہ مار کر کسی نے اپنی گندہ دہانی کا اظہار کیا ہے کہ تیرہ کس اقرباء ہمیت سید مختار احمد طاعون سے فوت ہوگئے اور ان کی لاش ایک کوچہ میں پائی گئی۔

سید مختار احمد صاحب خدا کے فضل سے زندہ موجود ہیں اور بریلی میں تبلیغ کرکے شاہجہانپور آئے ہیں۔ ایسی خبروں سے ہمیں تو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ مگر یہ بات قابل توجہ ہے کہ بقول حضرت امیر اہل حدیث اور پیسہ جو سلسلہ احمدیہ کے سچے اور پکے دشمن ہیں اون کو سچائی نصیب نہیں اور یہ ایک صادق کے انکار کا نتیجہ ہے۔

طاعون کے اثرات۔ اول ہی اول ۱۸۹۶ء میں یہ وبا بمبئی میں نمودار ہوئی اس وقت سے مارچ ۱۹۱۰ء تک طاعون سے ہندوستان میں پانچ لاکھ آدمی فوت ہوئے۔ ۱۹۱۰ء میں طاعون سے ۴۴۴۰۰ اور ۱۹۰۷ء میں ۱۳۱۲۰۰۰ جانیں ضائع ہوئیں اس سال کے عرصہ میں ۶۵ لاکھ آدمی مرگئے ہیں ان میں سے ½ پنجاب میں اور ¼ موتیں صوبجات

۴- مئی کا اخبار ان سب صاحبان کی خدمت میں وی پی کیا جاویگا۔ جن کی قیمت اخبار تاحال وصول نہیں ہوئی اور جن کیطرف سے وی پی کی ممانعت کا کوئی خط یکم مئی تک دفتر ہذا میں وصول نہ ہوگا۔ احباب وصول کرکے مشکور فرماویں ؛

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پبلشر و پرنٹر و پبلشر کے حکم چھپ کر شائع ہوا۔)

نظم

از حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب

...د ہے دل میں مرے یا خار ہے
کیا ہے آخر اس کو کیا آزار ہے

...ت گناہوں کا بڑا انبار ہے
اور میری جاں نحیف و زار ہے

...بلوہٴ جانان و دید یار ہے
خواب میں جو ہے وہی بیدار ہے

اپنی شوکت کا وہاں اظہار ہے
اپنی کمزوری کا یاں اقرار ہے

گو مجھے مدت سے یہ اصرار ہے
منہ دکھانے سے انہیں انکار ہے

کوئی خوش ہے شاد ہے سرشار ہے
کوئی اپنی جان سے بیزار ہے

میرے دل پر رنج و غم کا بار ہے
ہاں خبر لیجے کہ حالت زار ہے

میرے دشمن کیوں ہوئے جاتے ہیں لوگ
مجھ سے پہنچا ان کو کیا آزار ہے

میری غمخواری سے ہیں سب بے خبر
جو ہے میرے درپئے آزار ہے

فکر دیں میں گھل گیا ہے میرا جسم
دل مرا اک کوہ آتشبار ہے

کیا ڈراتے ہیں مجھے خنجر سے وہ
جن کے سر پر کھنچ رہی تلوار ہے

میری کمزوری کو مت دیکھیں کہ میں
جس کا بندہ ہوں بڑی سرکار ہے

بادشاہوں کو غرض پردہ سے کیا
ہم نے کھینچی آپ ہی دیوار ہے

وہ تو بے پردہ ہیں پر آنکھیں ہیں بند
کام آساں ہے مگر دشوار ہے

چھوڑتے ہیں غیر سے ملکر تجھے
یا الٰہی اس میں کیا اسرار ہے

خدمت اسلام سے دل سرد ہیں
گرم کیا ہی کفر کا بازار ہے

ہار ہائے دل اڑے جاتے ہیں کیوں
یہ جگہ کا زخم کیوں خونبار ہے

تنگ ہوں اس بے وفا دنیا سے میں
مجھ کو یارب خواہش دیدار ہے

امشاج
۲

حاجنہ ـ گذشتہ پرچہ ۱۲ - اپریل سنہ ۱۹۱۱ء میں بفضلہ تعالیٰ امشاج کی کلیہ حقیقت دینہم تماشی عن الدلیل معترض کے اوس توہم کو رفع کر دیا جس میں وہ غوطے کھا رہا تھا کہ حقیقت میں بعد انزال ایک ایسی حالت موجزن ہوتی ہے جیسے کہ سوڈا اور ٹارٹرک ایسڈ ملانے سے ایک اوبہان اٹھتا ہے۔ اسی طرح مرد عورت کے ملاپ سے لمینیڈ کی بوتل کی مانند ایک جوش مرتفع ہوتا ہے جس کو امشاج کہتے ہیں اور یہی شکل یعنے اوبھان تخلیق آدم کی صورت ہے میرے نزدیک معترض کا یہ ایک طفلانہ خیال ہے کیوں کہ حقیقت وسبب مولود کا آج تک نہ حکمار قدیم کو معلوم ہوا اور نہ اب کوئی ڈاکٹر خواہ امریکن ہو یا یوروپین بخوبی بتا سکتا ہے۔ کس واسطے کہ اللہ تعالےٰ کا یہ ٹرا لا یدرک اسرار ہے کہ جس کو عقل انسانی قیاس نہیں کر سکتی۔ امشاج ہی کو دیکھو کہ حکماء و اطبا کا قول اور ہے اور اہل نجوم کا قول اور ہے۔ چنانچہ منجمین ماہرین کے نزدیک امشاج رحم میں پانچ مرتبہ ہوتا ہے۔ ارباب نجوم کا قول ہے کہ ساعت زحل میں ۳۳ یوم میں علقہ بنتا ہے پھر اوس میں ایک حرارت معتدل پیدا ہو کر دو ماہ تک اس علقہ کو قوت دیتی ہے۔ اسی نظر پر نامہٴ وخشور گل شاہ دساتیر میں زحل کی پرستش کا یوں حکم ہے۔ این گونہ ستائی کیوان را یا ور تو بہ شد الخ

پھر اللہ تعالےٰ ایک اور حرارت پیدا کرتا ہے جس سے وہ علقہ مشتری میں مضغہ ہو جاتا ہے پھر اس مضغہ میں صورت پیدا ہوتی ہے اور وہ اشکال و اعصاب سے مرکب ہوتی ہے۔ بعدہٗ عروق میں نمو ہو کر اعصاب اور مفاصل اطراف جسم میں بساعت مریخ منتشر ہوتے ہیں اسی وجہ سے نامہ ہوشنگ میں مریخ کی بڑی طول وطویل پرستش لکھی ہے۔

بالجملہ حکیم مطلق ایک فرشتہ کو حکم نافذ فرماتا ہے تب وہ فرشتہ اس مضغہ میں روح پھونکتا ہے جس سے مولود میں حس وحرکت پیدا ہوتی ہے۔ مزعوم براہمیہ کا مقولہ ہے۔ کہ یہ ترتیب شرف آفتاب میں ہوتی ہے۔ چنانچہ بانی وید کے استاد نے نامہ وخشور تہمورس میں آفتاب کو قوئے خالق یا شریک خالق تسلیم کیا ہے۔ قولہٗ آفتاب یادرست اوراک خورشید باشد پرسودم کہ ترا ہر زید دہد پس ستائی اور این گونہ الخ یعنے آفتاب کو تیری اعانت کا حکم ہے تو اس کی ستائش کر۔ یہی وہ تعلیم ہے جس نے آفتاب کو سورج نرائن کا خطاب دیا پس ہم بفضلہ تعالےٰ امشاج کی تاویلات وتخیلات حکمار یونان ومنجمین کے بیان سے فارغ ہوئے ہیں اب بھی اگر خواہی نخواہی یہی کہا جائے کہ تفسیر ثنائی خلاف کرتی ہے۔ تعریف امشاج میں تو کہتا ہوں میں کہ صاحب تفسیر ثنائی مفسر نہیں کتب فردش ہیں ان کے قول کو مسلم نہ رکھنے سے ہمارے ایمان میں خلل نہ آئیگا۔ تفسیر ثنائی کے قول کو کیا ہم بھی آپ کیطرح مصحف مجید کی مانند سر پر رکھ لیں۔ لو فرضاً اگر تفسیر ثنائی کی تعریف امشاج کو تسلیم کر لیا جاوے تو پھر اس کا جواب کہاں سے آئے۔ کہ ارسطو اوس کے اصحاب عورت میں نطفہ ہونے کے قابل ہی نہیں کیوں کہ وہ کہتا ہے کہ نطفہ ایک جسم رطب سیال ہے کہ جو اختلاط بدن سے اس کی طرف مستحیل ہوتا ہے ایسا استحالہ کہ جو صلاحیت اس کی رکھی کہ اس سے دوسرا شخص پیدا ہو اور باہر آتا ہو۔ اوچکتا ہوا پس صاف ظاہر ہے کہ عورت کے یہ سامان نہیں۔ اور جب یہ نہیں تو بقرینہٴ تعریف مذکور عورت نطفہ کی مستحق نہیں اور جب وہ مستحق نطفہ کی نہیں تو پھر امشاج یعنے کمپونڈ نہ ہوگا۔ اور جب امشاج نہ ہوگا تو لازم آئیگا کہ تخلیق انسان قطع ہو اور یہ محال ہے پس بعض حکماء نے کہا ہے۔ باقی آیندہ

نوٹ۔ ناظرین بدر اگر اس صورت میں بیان کو طول ہو تو وہ دلگیر نہ ہوں انشاء اللہ مسیح کا بغیر باپ کے پیدا ہونا مثل روز روشن کے سب پر ظاہر ہو جاویگا۔

خاکسار۔ مرزا حسام الدین احمد احمدی ناظر انجمن احمدیہ لکھنؤ متوطن آگرہ ۱۳۲۹ھ

وصیت ہمارے مکرم دوست ملک محمد بخش صاحب نے آسٹریلیا سے اپنی وصیت لکھ کر بھیجی ہے کہ ان کی تمام جائداد کا جو وہاں اور اس ملک میں ہے چہارم حصہ برائے اشاعت اسلام سپرد صدر انجمن احمدیہ کیا جاوے اللہ تعالےٰ برادر مرحوم کو جزائے خیر دیوے اور یہ وصیت ان کے واسطے موجب خیر و برکات کرے۔ آمین۔

درخواست جنازہ ہمارے مکرم دوست محمد ابراہیم خان بن حاجی موسیٰ خان صاحب کی اہلیہ خیر پور میرس میں فوت ہو گئی ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی جگہ جنازہ غائب پڑھ کر ثواب حاصل کریں۔ مرحومہ ایک احمدی خاتون تھیں اللہ تعالیٰ مغفرت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے۔

ضرورت۔ فیروز پور میں ایک خادم مسجد احمدیہ کی ضرورت ہے جس کے لئے خوراک کے علاوہ کچھ نقدی کا بھی انتظام کیا جاویگا اگر کوئی صاحب جانا چاہیں تو اس پتہ پر خط وکتابت کریں سیکرٹری انجمن احمدیہ فیروزپور۔

لنگرخانہ قادیان میں ضرورت۔ لنگر کے لئے ایک باورچی کی ضرورت ہے۔ جو کہ ہر قسم کا عمدہ [illegible] ... تنخواہ [illegible] ... لنگر خانہ۔ قادیان ضلع گورداسپور

نظم

از حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب

درد ہے دل میں مرے یا خار ہے — کیا ہے آخر اس کو کیا آزار ہے
اُف گناہوں کا بڑا انبار ہے — اور میری جاں نحیف و زار ہے
جلوۂ جانان و دید یار ہے — خواب میں جو ہے وہی بیدار ہے
اپنی شوکت کا وہاں اظہار ہے — اپنی کمزوری کا یاں اقرار ہے
گو مجھے مُدّت سے یہ اصرار ہے — منہ دکھانے سے انہیں انکار ہے
کوئی خوش ہے شاد ہے سرشار ہے — کوئی اپنی جان سے بیزار ہے
میرے دل پر رنج و غم کا بار ہے — ہاں خبر لیجے کہ حالت زار ہے
میرے دشمن کیوں ہوئے جاتے ہیں لوگ — مجھ سے پہونچا ان کو کیا آزار ہے
میری غمخواری سے ہیں سب بے خبر — جو ہے میرے درپئے آزار ہے
فکر دیں میں گھل گیا ہے میرا جسم — دل مرا اک کوہِ آتشبار ہے
کیا ڈراتے ہیں مجھے خنجر سے وہ — جن کے سر پہ کھنچ رہی تلوار ہے
میری کمزوری کو مت دیکھیں کہ میں — جس کا بندہ ہوں بڑی سرکار ہے
بادشاہوں کو غرض پردہ سے کیا — ہم نے کھینچی آپ ہی دیوار ہے
وہ تو بے پردہ ہیں پر آنکھیں ہیں بند — کام آساں ہے مگر دشوار ہے
چھوڑتے ہیں غیر سے مل کر تجھے — یاالٰہی اس میں کیا اسرار ہے
خدمتِ اسلام سے دل سرد ہیں — گرم کیا ہی کفر کا بازار ہے
پارہائے دل اڑے جاتے ہیں کیوں — یہ جگہ کا زخم کیوں خونبار ہے

تنگ ہوں اس بے وفا دنیا سے میں
مجھ کو یارب خواہش دیدار ہے

امشاج
۲

عاجز نے گذشتہ پرچہ ۱۲۔ اپریل ۱۹۱۱ء میں بفضلہ تعالیٰ امشاج کی کلیہ حقیقت و مفہوم کو ناشی عن الدلیل معترض کے اوس توہم کو رفع کر دیا جس میں وہ مخمصے کھا رہا تھا کہ حقیقت میں بعد انزال ایک ایسی حالت موجزن ہوتی ہے جیسے کہ سوڈا اور ٹاٹرک ایسڈ ملانے سے ایک اوبہان اٹھتا ہے۔ اسی طرح مرد عورت کے ملاپ سے لمینڈ کی بوتل کی مانند ایک جوش مرتفع ہوتا ہے جس کو امشاج کہتے ہیں اور یہی شکل یعنے اوبھان تخلیق آدم کی صورت ہے میرے نزدیک معترض کا یہ ایک طفلانہ خیال ہے کیونکہ حقیقت وسبب مولود کا آج تک نہ حکمار قدیم کو معلوم ہوا اور نہ اب کوئی ڈاکٹر خواہ امریکن ہو یا یورپین بخوبی بتا سکتا ہے۔ کس واسطے کہ اللہ تعالےٰ کا یہ بڑا لا یدرک اسرار ہے کہ جس کو عقول انسانی قیاس نہیں کر سکتی۔ امشاج ہی کو دیکھو کہ حکماء و اطبا کا قول اور ہے اور اہل نجوم کا قول اور ہے۔ چنانچہ منجمین ماہرین کے نزدیک امشاج رحم میں پانچ مرتبہ ہوتا ہے۔ ارباب نجوم کا قول ہے کہ ساعت زحل میں ۳۲ یوم میں علقہ بنتا ہے پھر اوس میں ایک حرارت معتدل پیدا ہو کر دو ماہ تک اس علقہ کو قوت دیتی ہے۔ اسی نظر پر نامہ وخشور گل شاہ وساتیر میں زحل کی پرستش کا یوں حکم ہے۔ این گونہ ستائی کیوان را یاور تو بشد الخ

پھر اللہ تعالےٰ ایک اور حرارت پیدا کرتا ہے جس سے وہ علقہ مشتری میں مضغہ ہو جاتا ہے پھر اس مضغہ میں صورت پیدا ہوتی ہے اور وہ اشکال واعصاب سے مرکب ہوتی ہے۔ بعدہٗ عروق میں نمو ہو کر اعصاب اور مفاصل اطراف جسم میں بساعت مریخ منتشر ہوتے ہیں اسی وجہ سے نامہ ہوشنگ میں مریخ کی بڑی طول وطویل پرستش لکھی ہے۔

بالجملہ حکیم مطلق ایک فرشتہ کو حکم نافذ فرماتا ہے تب وہ فرشتہ اس مضغہ میں رُوح پھونکتا ہے جس سے مولود میں حس وحرکت پیدا ہوتی ہے۔ مزعوم براہمیہ کا مقولہ ہے۔ کہ یہ ترتیب شرف آفتاب میں ہوتی ہے۔ چنانچہ بانی وید کے استاد نے نامہ وخشور تہمورس میں آفتاب کو قوئے خالق یا شریک خالق تسلیم کیا ہے۔ قولہٗ آفتاب یادر تست اورا کہ خورشید باشد پرسودم کہ ترا ہر زید دہد پس ستائی اور این گونہ الخ یعنے آفتاب کو تیری اعانت کا حکم ہے تو اس کی ستائش کر۔ یہی وہ تعلیم ہے جس نے آفتاب کو سورج نرائن کا خطاب دیا پس ہم بفضلہ تعالےٰ امشاج کی تاویلات وتخیلات حکمار یونان ومنجمین کے بیان سے فارغ ہوئے ہیں اب بھی اگر خواہی نخواہی یہی کہا جائے کہ تفسیر ثنائی خلاف کرتی ہے۔ تعریف امشاج میں تو کہتا ہوں ہیں کہ صاحب تفسیر ثنائی مفسر نہیں کتب فروش ہیں ان کے قول کو مسلم نہ رکھنے سے ہمارے ایمان میں خلل نہ آئیگا۔ تفسیر ثنائی کے قول کو کیا ہم بھی آپ کیطرح مصحف مجید کی مانند سر پر رکھ لیں۔ لو فرضاً اگر تفسیر ثنائی کی تعریف امشاج کو تسلیم کر لیا جاوے تو پھر اس کا جواب کہاں سے آئے۔ کہ ارسطو اوس کے اصحاب عورت میں نطفہ ہونے کے قابل ہی نہیں کیونکہ وہ کہتا ہے کہ نطفہ ایک جسم رطب سیال ہے کہ جو اختلاط بدن سے اس کی طرف مستحیل ہوتا ہے ایسا استحالہ کہ جو صلاحیت اس کی رکھی کہ اس سے دوسرا شخص پیدا ہو اور باہر آتا ہو۔ اوچکتا ہوا پس صاف ظاہر ہے کہ عورت کے یہ سامان نہیں۔ اور جب یہ نہیں تو بقرینہ تعریف مذکور عورت نطفہ کی مستحق نہیں اور جب وہ مستحق نطفہ کی نہیں تو پھر امشاج یعنے کمپونڈ نہ ہوگا۔ اور جب امشاج نہ ہوگا تو لازم آئیگا کہ تخلیق انسان قطع ہو اور یہ محال ہے پس بعض حکماء نے کہا ہے۔ باقی آیندہ

نوٹ۔ ناظرین بدر اگر اس صورت میں بیان کو طول ہو تو وہ دلگیر نہ ہوں انشاء اللہ مسیح کا بغیر باپ کے پیدا ہونا مثل روز روشن کے سب پر ظاہر ہو جاویگا۔

خاکسار۔ مرزا حسام الدین احمدؐ احمدی ناظر انجمن احمدیہ لکھنؤ متوطن آگرہ ۱۲۹۰ھ

وصیت ہمارے مکرم دوست ملک محمد بخش صاحب نے آسٹریلیا سے اپنی وصیت لکھ کر بھیجی ہے کہ ان کی تمام جائداد کا جو وہاں اور اس ملک میں ہے چہارم حصہ برائے اشاعت اسلام سپرد صدر انجمن احمدیہ کیا جاوے اللہ تعالےٰ برادر مرحوم کو جزائے خیر دیوے اور یہ وصیت ان کے واسطے موجب خیر وبرکات کرے۔ آمین۔

درخواست جنازہ ۔ ہمارے مکرم دوست محمد ابراہیم خان بن حاجی موسیٰ خان صاحب کی اہلیہ خیر پور میرس میں فوت ہو گئی ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی جگہ جنازہ غائب پڑھ کر ثواب حاصل کریں۔ مرحومہ ایک احمدی خاتون تھیں اللہ تعالیٰ مغفرت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے۔

ضرورت ۔ فیروز پور میں ایک خادم مسجد احمدیہ کی ضرورت ہے جس کے لئے خوراک کے علاوہ کچھ نقدی کا بھی انتظام کیا جاویگا اگر کوئی صاحب جانا چاہیں تو اس پتہ پر خط وکتابت کریں سیکرٹری انجمن احمدیہ فیروز پور

لنگر خانہ قادیان میں ضرورت ۔ لنگر کے لئے ایک باورچی کی ضرورت ہے، جو کہ ہر قسم کا عمدہ...

ہم اس لئے واجب القتل قرار دئے گئے کہ ہم حقیقی بادشاہ کے فرمانبردار ہوئے اور ان باغیون کے ساتھ نہین ملے جنھون نے اس کے مامور کا انکار کیا اور اگر یہ واقعی ایسا جرم تھا کہ جس کی سزا ہم کو یہ ملنی چاہیئے تھی تو خدا کی قسم ہم اس جرم کے مرتکب ضرور ہوئے ہین اور جس طرح ہمارے حضرت نے رسول اللہ کی نسبت فرمایا ہے۔

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بوَد بخدا سخت کافرم

ہم بھی کہتے ہین کہ اگر خدا کے مامورون اور رسولون کا انکار اور انکی اطاعت کفر ہے تو خدا کی قسم ہم اس قسم کے کافر ضرور ہین اور اگر اسی کا نام کفر رکھا جاتا ہے تو اس کفر کو ہم ذریعہ نجات یقین کرتے ہین۔

اس کے بعد وہ زمانہ آیا کہ خدا تعالیٰ نے ہم کو فتوحات دین اور ہماری جماعت کو روز بروز ترقی ہونی شروع ہوئی اور جون جون مخالفین سلسلہ نے شور مچایا یہ سلسلہ اور بھی بڑھا اور بیسیون ہین جو مخالفین ہی کی کتب کو پڑھ کر اس سلسلہ مین داخل ہوئے اور جسقدر عذاب ہم کو دئے گئے ان سے بجائے ہماری ذلت و کمزوری کے ترقی اور عزت ہی ہوتی گئی۔ جس قدر ہمارے مخالفین نے ہمین چاہِ گمنامی مین پھینکنا چاہا خدا نے اسی قدر ہم کو شہرت کے ٹیلہ پر بلند کھڑا کیا اور ہماری جماعت کا رُعب مخالفین کے دلون مین بیٹھ گیا اور خدا کی دی ہوئی نصرت و فتح کو انہون نے مشاہدہ کیا اور انھون نے اپنی آنکھون سے دیکھ لیا کہ اسلام کے دشمنون کی فوجین ہمارے آگے سے فرار ہوگئین اور انھون نے سُن لیا کہ دجّال اس مسیح کے مقابل مین ٹھہر نہین سکتا اور ملائکہ کی ہیبت ناک آوازین اُن کے کانون مین پہونچین تب ان کو یقین ہوگیا کہ اب یہ سلسلہ بڑھے گا اور ہر ایک سرسبز وادی اور ویران جنگل اور اونچے پہاڑ اور وسیع سمندر پر ان کی آواز بلند ہوگی اور وہ اسلام کا نشان جس مین مشرکانہ خیالات کی وجہ سے بے رونقی اور زنگ پیدا ہو گیا تھا یعنے کلمہ شہادت وہ پھر اپنی اصلی رونق سے دنیا پر ظاہر ہوگا اور وہ دن دُور نہین کہ اللہ تعالےٰ کے فرمودہ کے مطابق دنیا دیکھ لے گی کہ "دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اُس کی سچائی کو دنیا پر ظاہر کریگا" جب حق کھل گیا اور بات ظاہر ہوگئی۔ تو شیطان نے وہی حربہ کرنا چاہا جس سے کہ حضرت مسیح کی جماعت کو دق کیا تھا اور ان کی بڑھتی ہوئی طاقت کو توڑ دیا تھا۔ یعنے اُس نے مولویون اور گدی نشینون سے کام بگڑتا ہُوا دیکھ کر امرا اور تعلیم یافتہ گروہ کو چنا اور چونکہ یہ لوگ یا تو لا مذہب ہوتے ہین یا دین کی حقیقت سے غالباً ناواقف اور عملی حصّہ مین تو فیصدی بہت ہی کم نکلین گے جو باجماعت نماز بلکہ صلوٰۃ و صوم و زکوٰۃ کے پابند ہون اس لئے ان کے ہاتھون مین وہی حربہ دیا۔ جو حواریون کے مقابلہ مین غیر قومون کو دیا تھا یعنے وہ صلح کے لئے بڑھے اور انہون نے اپنے چہرہ ایسے بنا لئے۔ گویا اسلام کے غم نے ان کی کمر توڑ دی ہے اور مختلف فرقون کا تفرقہ دیکھ کر اون کے اُوپر کھانا اور پینا تک حرام ہوگیا ہے اور اسلام کی کمزوری کو دیکھتے ہوئے ان کے دل پراگندہ اور آنکھیں پُر غم ہین اور یہ ایسا بوجھ ہے کہ جس سے ان کی پشت خم ہو رہی ہے اور مسلمانون کی تباہی کو دیکھ کر وہ بے موت مر رہے ہین اور ایسی حالت بنا کر وہ ہمارے پاس آئے اور اپنی خطاؤن کا اقرار کیا اور کہا کہ ہماری غلطی تھی۔ کہ ہم آپ لوگون سے الگ ہوگئے۔ اور بزرگون کا کام ہمیشہ خطاؤن سے چشم پوشی کرنا ہوتا ہے۔ پس آپ ہماری غفلت سے نظر اندازی کرین اور ہم کو اپنا خیر خواہ تصوّر کرین اور آج سے ہم مین اور آپ مین یگانگت ہو جاوے اور ہم ایک ہو کر اسلام کو دشمنون سے بچائین اور اس کے بعد ایک عاشق مفتون کی طرح انہون نے ہم سے گلہ شروع کیا اور کہا کہ جب ہم مین اور آپ مین کوئی اُصولی فرق نہین اور ہمارا ایک ہی خدا اور ایک ہی رسُول ہے تو آپ ہم سے الگ کیون ہوئے اور ہمارے پیچھے نمازین پڑھنی کیون چھوڑ دین اور کیا ضرور تھا کہ اگر ہمارے جہال سے کوئی خطا ہوئی بھی تو آپ اس کا نوٹس لیتے اور اس پر بگڑ بیٹھتے آپ کو تو بڑے رحم اور وسعت نظر سے کام لینا چاہیئے اور صرف اس بات پر کہ ہم مرزا صاحب کو مامور من اللہ نہین مانتے۔ ہم کو کافر قرار دینا آپکی شان سے بہت بعید تھا اور ہم تو مرزا صاحب کو ایک بڑا راستباز انسان اور اسلام کا سچّا خادم تصوّر کرتے ہین۔ اور صرف اس قدر آپ سے اختلاف ہے کہ ہم آپ کے بعض ان دعاوی کو نہین مانتے کہ جن مین وہ اپنے آپکو خدا کیطرف سے رسُول اور مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کا ذکر کرتے ہین اور مختلف موقعون پر مختلف لوگون کے سامنے ان باتون پر اتنا زور دیا کہ قریب تھا کہ بہت سے لوگون کی آنکھون مین آنسو بھر آتے اور وہ مدت کے بچھڑے ہوؤن کی طرح ان سے لپٹ جاتے اور آپس کے اختلافات گلے لگ کر مٹائے جاتے لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہُوا اور حضرت صاحب کا مہدویّت کا رنگ غالب رہا اور عین مصیبت مین پڑ جانے کے وقت اللہ تعالیٰ نے ہماری حفاظت کی اور کئی لوگون کو یہ بات سمجھ مین آگئی کہ اگر ایک مامور کے بھیجنے کا بعد یہی نتیجہ نکلتا ہے اور انجام ایسا ہی ہوتا ہے اور باوجود اس کے انکار کے پھر بھی انسان خدا تعالےٰ کا پیارا ہی رہتا ہے۔ تو ہم کو اس قدر مشکلات مین پڑنے کی کیا ضرورت تھی اور کیون خدا نے ایک مامور کو بھیج کر خواہ مخواہ ہم کو مصیبتون مین ڈالا اور اپنون اور بیگانون کی نظر مین حقیر کیا اور کافر ٹھہرایا۔ اور انہون نے خیال کیا۔ کہ اگر مامور کا انکار ایسا ہی چھوٹا سا انکار تھا اور خفیف بات تھی تو خدا نے یہ کیون کہا کہ مین اس کے انکار کے بدلہ مین دنیا کو ہلاک و برباد کر دونگا۔ اور طرح طرح کے عذاب اس نے دنیا مین بھیجے اور لاکھون انسانون کو دیکھتے دیکھتے ہلاک کر دیا اور کیون اتنی مدت تک ملک کے علماء و فضلاء کو اس کی مخالفت کی وجہ سے ذلّت کی مار مارتا رہا اور کیا وجہ ہوئی کہ آج سے ہزارون سال پہلے نبیون کی زبان پر اس کی خبر دی۔ اور انجیل مین اس کا ذکر کیا اور قرآن شریف مین اس کی بعثت کی نسبت پیشگوئی کی اور اگر یہ ایک معمولی بات بھی اور ایک فروعی سا فرق تھا تو کیون اس نے خود اس کو الہام کے ذریعہ سے کہا کہ جاعل الّذین اتبعوك فوق الّذین كفروا الیٰ یوم القیامۃ۔ یعنے وہ مسلمان جو تیرا انکار کرتے ہین اور تیرے منکر ہین اون کو رفتہ رفتہ کمزور کر دونگا۔ اور تجھے وہ عظمت دونگا کہ تیرے پیرو ہمیشہ ان سے معزّز رہین گے اور ان باتون کے سوچنے کے بعد ان کے دل بشاش ہوگئے۔ اور انہون نے جان لیا کہ ہمین گڑھے مین گرتے ہوئے خدا تعالےٰ نے ہماری رہبری کی۔ لیکن یہ شور بڑھتا گیا اور اب مین دیکھتا ہون کہ ہمارے مخالف کھُلے طور پر اخبارون مین اس بات پر زور دے رہے ہے کہ اس جدائی کو جانے دو اور ہم سے آملو گو مرزا صاحب سے دعاوی مین غلطی ہوئی اور ایسے موقع پر مین نے ضروری جانا کہ ایسے لوگون کی دھوکہ دہی کو ظاہر کرون اور اس خطرہ سے جو اس تعلّق کے نیچے مخفی ہے دستون کو آگاہ کرون اور اس معاملہ مین حضرت صاحب کی جو رائے ہے اس سے بھی ان کو مطلع کرون تاکہ وہ اپنے قدمون پر مضبوط ہو کر جم جائین اور مین سچ سچ کہتا ہون کہ مین یہ سب کچھ سچے دل سے اور نیک نیتی سے کہتا ہون۔ اور میرے دل مین اس بات کے لکھنے پر کوئی نفاق کا شعبہ نہین اگر مین نفاق کو پسند کرتا تو سب سے پہلے غیر احمدیون کی عظیم الشان جماعت مین ملنے کی کوشش کرتا اور یہ تو ظاہر ہے کہ اس طرح حضرت صاحب کو جو گالیان دی جاتی ہین۔ وہ کم ہو جائین اور کون نہین چاہتا کہ اس کے باپ کو گالیان نہ دیجائین اور اس کے والد کی نسبت فحش الفاظ استعمال نہ کئے جاوین۔ پس اگر آپ لوگ ان کو پیر سمجھ کر دشمنون کے حملے سے بچانا چاہتے ہین تو میرے ان سے دو رشتے ہین وہ میرے والد بھی ہین اور آقا اور پیر بھی۔ لیکن مین نفاق پر موت کو ترجیح دیتا ہون اور اس وقت سے پناہ مانگتا ہون جب مین وہ بات کہون جو میرے دل مین نہین اور مین اللہ تعالےٰ کی اس معاملہ مین نصرت چاہتا ہون اور مین اس سے مدد مانگتا ہون کہ وہ مجھے گناہون مین پڑنے سے بچائے۔ مین جانتا ہون کہ کوئی مجھ کو گناہون کی بھٹی سے نہین بچا سکتا مگر اللہ تعالیٰ۔ اور مین خوب سمجھتا ہون

کہ کوئی تنہے فتنون کے میدان مین بھٹکنے سے نہین بچا سکتا مگر اللہ تعالیٰ - اور مجھے کامل یقین ہے کہ من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ - پس اسی سے ہر قسم کی شرارت نفس اور خبث باطن سے پناہ مانگتے ہوئے مین نے اس کام کو کیا ہے اور مین اس سے امید رکھتا ہون کہ وہ مجھے ضرور بچا‌ئیگا اور ہر قسم کے ابتلاؤن سے محفوظ رکھیگا -

غرضیکہ اے عزیزو! ہمارا ایمان ہے کہ حضرت صاحب خدا کے مرسل تھے اور مامور من اللہ تھے اور ہمارا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء ہمیشہ بھیجتا رہتا ہے اور نہ معلوم اور کتنے انبیاء آگے بھیجیگا لیکن ساتھ ہی یہ بھی ہمارا ایمان ہے کہ حضرت نبی کریم محمد رؤف رحیم رسول اللہ خاتم النبیین کے بعد کوئی تشریعی نبی نہین آئیگا اور آپ ہر قسم کی نبوتون کے خاتم ہین اور آئندہ جس کو اللہ تعالیٰ تک رسوخ ہو گا وہ آپ ہی کی اطاعت کے دروازہ سے گزر کر ہو گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف مین فرمایا - کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ - اور اسی مین آپ کی عزت ہے - کیونکہ کیا وہ شخص معزز کہلا سکتا ہے - جس کے ماتحت کوئی بھی افسر نہ ہو بلکہ معزز وہی ہوتا ہے جس کے ماتحت بہت سے افسر ہون دنیا مین بھی دیکھ لو کہ تم بادشاہ کے لقب کو زیادہ معزز جانتے ہو یا شہنشاہ کے لقب کو پس جیسے شہنشاہ کا لفظ اس لئے کہ اس مین بادشاہون پر حکومت کا مفہوم پایا جاتا ہے - بادشاہ پر معزز ہے - اور نے انہین اسی طرح ایسی نبوت جس کے ماتحت اور نبوتین بھی ہون اس نبوت سے اعلیٰ اور افضل ہے جس کے ماتحت اور نبوت کوئی نہ ہو - کیا وہ شخص زیادہ معزز ہو گا جو دربار شاہی تک انسان کو پہنچا دے یا جو دروازہ پر ہی لے جا کر چھوڑ دے - پس ہمارا یقین ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی امت مین سے لوگون کو اٹھا کر اعلیٰ مقامات پر پہونچا دیتے ہین اور آپ کے ماتحت ہزارون نبی ہونگے جو آپ کے ایک ایک لفظ کو قابل اطاعت جانین گے - اور آپ کی محبت اور فرمانبرداری کو ذریعہ نجات یقین کرین گے کیا یہ زیادہ معزز درجہ ہے یا وہ جو ہمارے مخالف پیش کرتے ہین -

پس ہم اسی اصل کی ماتحت حضرت مسیح موعود کو بموجب احادیث صحیحہ نبی اللہ اور مامور مانتے ہین اور اس اعتقاد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان مین فرق نہین آتا بلکہ اور بھی اعلیٰ ثابت ہوتی ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ جیسے اور انبیاء کے منکرین اللہ تعالیٰ کی درگاہ سے بعید کئے جاتے تھے آپ کے منکرین کا بھی یہی حال ہے اور اس کا نمونہ ہم نے اپنی آنکھون سے دیکھا ہے پس کیسے تعجب کی بات ہو گی - اگر ہم باوجود اپنی آنکھون سے مشاہدہ کرنے کے پھر اس بات سے انکار کرین کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے مخالفین کو سخت ذلت دی ہے اور دنیاوی عزت کو دیکھ کر ہماری آنکھین چندھیا جاوین ہمین وہ دقتین اور مشکلات پیش نہین آئے جو صحابہ کو پیش آئے تھے پھر ہماری بزدلی کیا ایمان کی کمزوری پر دال نہ ہو گی - ہم کب یہ کہتے ہین کہ ہمارے مخالف کافر باللہ ہین لیکن اس مین کیا شک ہے کہ وہ کافر بالمامور ہین - کافر کے معنے منکر کے ہین یہ کیسا جھوٹ ہے کہ اگر ہم باوجود ان کے انکار کے پھر ان کو مومن کا مومن ہی سمجھین مومن تو وہ تب ہو سکتے ہین کہ جب اپنے عقائد باطلہ سے رجوع کرین اور حضرت مسیح موعود کے خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کرین - جو حقیقت مین منکر ہے اسے ہم کیون کر مومن کہہ سکتے ہین - پس جو لوگ کہ باوجود ہزارون نشانون کے دیکھنے کے انکار کرتے ہین ان کے کافر بالمامور ہونے مین کوئی شک نہین اور وہ خدا تعالیٰ کے احکام کے توڑنے والے ہین اور اس سے کیا انکار ہو سکتا ہے کہ ان کے دل مین اللہ تعالیٰ کے احکام کی ایک ذرہ بھر بھی عزت نہین کیونکہ اگر وہ خوف خدا رکھتے اور ان کے دل مین نور ایمان ہوتا تو وہ ایک مامور کی بے قدری اس قدر کیون کرتے تعجب ہے کہ یہ لوگ اس موعود ذہبی کو تو اس قدر درجہ دیتے ہین کہ اس کے منکر کافر ہون گے اور جو اسکی مخالفت کریگا - وہ دجال ہو گا اور ہلاک کیا جائیگا - پھر جب حضرت مسیح موعود اس بات کے مدعی ہین کہ مین وہی ہون - تو پھر آپ کی مخالفت کے باوجود ہم سے کسی اور فتوے کے کیون امیدوار ہین - جو کچھ اس آنے والے موعود کے مخالفین کی نسبت ان کا خیال ہے - ہم تو اس سے ان لوگون کو کم ہی جانتے ہین -

حضرت صاحب کے زمانہ مین بھی بار بار اس مسئلہ کو اٹھایا گیا ہے اور ہمیشہ آپنے اس کو خوب واضح کر کے بیان کیا ہے اور ایسا کھول دیا ہے کہ اس کا انکار سوائے اس کے کہ کوئی ان فتوون کو نظر انداز کر دے اور کسی طرح سے نہین ہو سکتا پھر ہمارے مخالف کیون بار بار ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہین وہ زمانہ یاد کرین - جب کہ کفر کی بوچھاڑ ہم پر پڑتی تھی اور ملامت کے تیرون سے ہمارا بدن زخمی کیا جاتا تھا اور تمام لوگون کی آنکھین اس طرف لگی ہوئی تھین کہ کب یہ سلسلہ تباہ ہوتا ہے اور ایسے وقت مین بھی خدا نے ہماری تائید کی اور ہر ایک دکھ اور درد سے ہم کو بچایا اور ہر ایک شر سے محفوظ رکھا تو ہم کیسے ناشکر گذار ہونگے کہ جب خدا نے ہم کو ہر مصیبت سے بچا کر امن کی زندگی عطا فرمائی - تو ہم اس وقت لاتر‌کنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار کی نہی کو نعوذ باللہ پس پشت ڈالدین -

ہان سوچو تو سہی کہ جس کے باپ کو کوئی جھوٹا سمجھتا اور مفتری خیال کرتا ہے تو وہ اس سے تعلق توڑ دیتا ہے اور اس سے دوستی اور محبت پیدا نہین کر سکتا - پس ہم کس طرح ان لوگون سے جو ہمارے والد سے زیادہ معزز اور محبوب انسان کی ہتک کرین اور اسے جھوٹا خیال کرین - صلح کر سکتے ہین اگر ہم ایسا کرین تو ہم سے زیادہ بے شرم کون ہو سکتا ہے - اسلام نے دنیا کے معاملات مین تعصب اور مخالفت کو ناجائز قرار دیا ہے پس ہم جہان تک دنیا کا تعلق ہے ان لوگون سے نرمی کا برتاؤ کر سکتے ہین لیکن دین کے معاملہ مین یہ دو راہ پر قدم زن ہین - اور ہم اور راہ پر - اور یہ ایسا ہی معاملہ ہے جیسا کوئی شخص مسلمان ہو کر اپنے والدین سے ہر قسم کا نیک سلوک کرتا ہے اور شرعاً اس کی ممانعت نہین بلکہ حکم ہے لیکن ان کے پیچھے نمازین پڑھنے مین انکو تامل ہے اور اس کے ذمہ دار خود یہی لوگ ہین - کفر کی ابتدا انہون نے کی نہ ہم نے - اول اول تو خدا نے رحم کیا اور کوئی حکم نہ دیا لیکن جب مخالفت حد سے بڑھ گئی تو خدا نے چاہا کہ ان کو اس فیض سے محروم کر دے جو ان کو اس مامور من اللہ سے برائے نام تعلق تھا اور اس نے فیصلہ کر دیا کہ اب ان لوگون سے تمہارا کوئی تعلق نہین تو اب کس طرح ممکن ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے فیصلہ کو توڑ کر ان سے مل جائین -

اور ہمارے مخالف اپنے دل مین اتنا تو سوچین کہ جب وہ حضرت مسیح موعود کو راستباز مانتے ہین تو کیونکر کہہ سکتے ہین - کہ اللہ تعالیٰ پر وہ جھوٹ بولتے رہے ہین اور جو لوگ یہ کہتے ہین - کہ اس معاملہ مین ہم انکو جھوٹا نہین بلکہ غلطی خوردہ جانتے ہین وہ الہام کی حقیقت سے بالکل ناواقف ہین اور درحقیقت اس سے منکر ہین - کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک شخص روز اس بات کا مدعی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کلام کیا اور کہا کہ تو مامور ہے اور مرسل ہے اور پھر بھی وہ غلطی پر ہے یہ تو ایسا ہی ہو گا جیسے زید روز ہم کو کہے کہ مین آج عمر سے ملا ہون اور ہم باوجود یہ کلام اس سے روزمرہ سننے کے - پھر یہ کہین کہ اس کو غلطی لگی ہوئی ہے ایسے شخص کی نسبت کوئی عقلمند غلطی کا فتوے نہین دیتا بلکہ یا تو اسے جھوٹا سمجھا جاتا ہے یا سچا پھر کس طرح ممکن ہے کہ تیس سال تک حضرت صاحب اس بات کا دعوے کرتے رہے کہ قریباً روز خدا تعالیٰ مجھ سے کلام کرتا ہے اور ہزارون عبارتین پیش کر دین کہ یہ مجھ پر نازل ہوئی ہین اور اصل حقیقت یہ تھی کہ وہ محض دھوکے مین پڑے ہوئے تھے (نعوذ باللہ من ذلک) پس جو شخص کہتا ہے کہ مین حضرت مرزا صاحب کو راستباز اور اسلام کا سچا خیر خواہ یقین کرتا ہون اور پھر آپ کے الہامات کو نہین مانتا وہ یا تو منافق ہے کہ اپنے دل کا خبث ظاہر نہین کرتا اور اصل مین پورے طور سے منکر ہے اور یا پاگل ہے کہ اسمین اتنی بھی تمیز نہین کہ وہ سمجھ سکے کہ کوئی شخص تیس سال تک اس بات مین دھوکا نہین کھا سکتا کہ خدا تعالیٰ روز مجھ سے کلام کرتا ہے اور حالانکہ بات کچھ بھی نہین پس دونون صورتون مین اس سے ہمارا تعلق نہین اسلئے ہم ان سے نہین ہو سکتے -

اب میں وہ عبارتیں درج کرتا ہوں کہ جو حضرت صاحب نے مختلف کتب میں لکھی ہیں تاکہ میرے دوستوں کو معلوم ہو کہ حضرت اقدس کا منشار کیا تھا۔ سب سے پہلے میں وہ عبارت درج کرتا ہوں۔ جو کہ حضرت صاحب نے الہام کی بنا پر لکھی ہے اور جس کا کوئی احمدی انکار نہیں کرسکتا یہ اس خط میں درج ہے۔ جو آپ نے عبد الحکیم کے جواب میں لکھا ہے۔ وہو ہذا۔

اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ ہزارہا آدمی جو میری جماعت میں شامل نہیں کیا راستبازوں سے خالی ہیں۔ تو ایسا ہی آپ کو یہ خیال بھی کرلینا چاہیئے۔ کہ وہ ہزارہا یہود اور نصاریٰ جو اسلام نہیں لائے۔ کیا وہ راستبازوں سے خالی تھے۔ بہرحال جبکہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جسکو میری دعوت پہونچتی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے۔ وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔ تو یہ کیونکر ہوسکتا ہے۔ کہ اب میں ایک شخص کے کہنے سے جس کا دل ہزاروں تاریکیوں میں مبتلا ہے خدا کے حکم کو چھوڑ دوں اس سے سہل تر بات یہ ہے کہ ایسے شخص کو اپنی جماعت میں سے خارج کردیا جاوے اس لئے میں آج کی تاریخ سے آپ کو اپنی جماعت سے خارج کرتا ہوں ہاں اگر کسی وقت صریح الفاظ سے آپ اپنی توبہ شائع کریں اور اس خبیث عقیدہ سے باز آجاویں تو رحمت الٰہی کا دروازہ کھلا ہے وہ لوگ جو میری دعوت کے رد کرنے کے وقت قرآن شریف کی نصوص صریحہ کو چھوڑتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے کھلے کھلے نشانوں سے منہ پھیرتے ہیں۔ ان کو راستباز قرار دینا اسی شخص کا کام ہے جس کا دل شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہے۔

اب اس عبارت سے مفصلہ ذیل باتیں نکلتی ہیں۔ اول تو یہ کہ حضرت صاحب کو اس بات کا الہام ہوا ہے کہ جس کو آپ کی دعوت پہونچی اور اس نے آپ کو قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں۔ دوسرے یہ کہ اس الزام کے نیچے وہی لوگ نہیں ہیں کہ جنہوں نے تکفیر میں جد و جہد کی ہے بلکہ ہر ایک شخص جس نے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں اور تیسرے یہ کہ وہ خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے اور سزا کا مستحق ہے۔ چوتھے یہ کہ اس عقیدہ کی وجہ سے کہ حضرت صاحب کے منکر کافر نہیں بلکہ ناجی ہیں۔ عبد الحکیم مرتد کو آپ نے جب تک وہ اس عقیدہ سے توبہ نہ کرے جماعت سے خارج کردیا۔ پانچویں یہ کہ آپ فرماتے ہیں کہ یہ عقیدہ خبیث ہے۔ چھٹے یہ کہ جو شخص حضرت صاحب کے منکرین کو اور آپ کے دعاوی کے نہ ماننے والے کو راستباز قرار دیتا ہے اس کا دل شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہے یہ باتیں میں نے اپنے پاس سے نہیں بنائیں بلکہ حضرت صاحب کے لفظ میں جو نقل کئے ہیں۔ جو چاہے قبول کرے اور جو چاہے رد کرے۔

اس عبارت میں جو آتا ہے کہ یہ بات مجھے الہام سے بتائی گئی ہے اس کی تائید ان الہامات سے بھی ہوتی ہے جنمیں کہ منکرین حضرت کو کافر کہا گیا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ قل عندی شہادۃٌ من اللّٰہ فہل انتم مومنون۔ قل عندی شہادۃٌ من اللّٰہ فہل انتم مسلمون۔ وقل اعملوا علی مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون۔ عسیٰ ربکم ان یرحمکم وان عدتم عدنا وجعلنا جہنم للکٰفرین حصیرا۔ یریدون ان یطفئوا نور اللّٰہ بافواھہم واللّٰہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔ قل جاءکم نورٌ من اللّٰہ فلا تکفروا ان کنتم مومنین۔ ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللّٰہ رد علیہم رجلٌ من فارس۔ شکر اللّٰہ سعیہٗ۔ قل یا ایہا الکفار انی من الصادقین۔ وعندی من شہادۃٌ من اللّٰہ وانی امرت وانا اول المؤمنین۔ لن یجعل اللّٰہ للکٰفرین علی المؤمنین سبیلاً۔

غرض جیسا کہ حضرت صاحب نے مذکورہ بالا عبارت میں فرمایا ہے کہ مجھے الہام سے بتایا گیا ہے کہ تیرے نہ ماننے والے خواہ مکفر ہوں یا خاموش مسلمان نہیں ہیں اور خدا کے حضور سزا کے مستحق ہیں اور یہ کہ ان کو راستباز جاننے والا شیطانی خیال کے درپے ہے جب تک توبہ نہ کرے ان باتوں کی تصدیق مذکورہ بالا الہامات سے بھی ہوتی ہے۔

پس جبکہ ہم کو سچائی کے ماننے کا دعویٰ ہے تو کیا ہمارا نفاق نہ ہوگا۔ اگر ہم ان باتوں کو چھپادیں کیا کوئی مسلمان برداشت کرتا ہے کہ اس کا کوئی دوست ہندوؤں سے بھی کچھ کچھ تعلق رکھے اور کبھی کبھی انکو یہ سنادے۔ کہ ہم آپ کو ناجی اور پسندیدہ اللّٰہ تعالیٰ سمجھتے ہیں۔ وہاں کیوں اس اعتقاد کو برا کہا جاتا ہے اسی لئے کہ نفاق ہے پس اس جگہ بھی وہی نفاق ہوگا بلکہ اگر ہم مخالف کے سامنے دبی زبان سے اس کے حق پر ہونیکا بھی کلمہ اقرار کریں گے تو اس کے دو برے نتیجے ہوں گے۔ ایک تو یہ کہ تھوڑے دنوں بعد جب ہمارا عقیدہ دشمن کو معلوم ہوگا تو اس کے دل میں ہماری طرف سے سخت نفرت بیٹھ جائے گی اور وہ سمجھیگا کہ یہ اول درجہ کے جھوٹے ہیں اور دوسرے یہ کہ جب حضرت صاحب نے ایسا صاف فتوےٰ دیا ہے تو لوگ مروڑ تروڑ کر کچھ کے کچھ معنے کر لیتے ہیں۔ تو اگر اس موقع پر ذرا بھی غفلت سے کام لیا گیا۔ تو اس سے آیندہ کے لئے سخت برے نتیجہ پیدا ہوں گے اور آیندہ اس خاموشی کو اجماع قرار دیا جاکر اس سے نہ معلوم کیا کیا نتیجہ نکالے جاوینگے اور آیندہ زمانہ میں نیک لوگ ہماری نسبت وہی الفاظ استعمال کریں گے جو اب ہم پولوس وغیرہ کی نسبت استعمال کرتے ہیں اور بجائے نیک دعاؤں کے بد دعاؤں کے نشانہ ہوں گے اور اس وقت کی ہماری کوتاہی آیندہ زمانہ کے لئے نمونہ بد ہوگی۔ کیونکہ کسی مامور کے قرب کے زمانہ کے لوگوں کے افعال بھی بطور سند کے پکڑے جاتے ہیں۔

اور یہ خیال کرنا کہ مخالف زیادہ ہیں اس لئے ہم کو ڈر کر قدم رکھنا چاہیئے ایک خیال باطل ہے۔ کیونکہ حضرت صاحب کے زمانہ کی نسبت ہم اس وقت زیادہ ہیں اور حضرت صاحب نے کبھی ڈرنے کی تعلیم نہیں دی بلکہ صاف مقابلہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم کو کچھ نقصان نہیں پہونچا۔ ہماری جماعت آگے سے بہت زیادہ ہے اور بڑھ رہی ہے۔

مذکورہ بالا عبارت میں ایک لفظ قابل تشریح ہے اور وہ یہ کہ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ جس کو میری دعوت پہنچ گئی اور اس نے نہ مانا تو وہ مسلمان نہیں اور دعوت پہنچنے کے یہ معنے بھی ہوسکتے ہیں کہ ایسے رنگ میں پہنچے کہ جسکو وہ قبول کرے لیکن مخالفین کو ابھی ایسے رنگ میں دعوت نہیں پہونچی اور یہ اعتراض عبد الحکیم نے بھی کیا ہے۔ جس کا جواب میں حضرت صاحب کی کتاب سے دیتا ہوں آپ حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں۔

دعوت پہنچنے سے کیا مراد ہے؟

دو امر ضروری ہیں وہ شخص جو خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہے وہ لوگوں کو اطلاع دیدے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں اور انکو ان غلطیوں پر متنبہ کردے کہ فلاں فلاں اعتقاد میں تم خطا پر ہو یا فلاں فلاں حالت میں تم سست ہو۔ دوسرے یہ کہ آسمانی نشانوں اور دلائل عقلیہ اور نقلیہ سے اپنا سچا ہونا ثابت کرے

کیا آپنے دعوت پہنچادی

میں نے پنجاب ہندوستان کے بعض شہروں میں خود جاکر خدا تعالیٰ کے پیغام کو پہونچا دیا اور اسّی کے قریب کتابیں عربی اور فارسی اور اردو اور انگریزی میں حقانیت اسلام کے بارے میں جن کی جلدیں ایک لاکھ کے قریب ہونگی تالیف کرکے ممالک اسلام میں شائع کی ہیں اور اسی مقصد کے لئے کئی لاکھ اشتہار شائع کیا ہے اور ہمارے سلسلہ سے غیر ملکوں کے لوگ بے خبر نہیں ہیں بلکہ ممالک امریکہ اور یورپ کے دور دراز ملکوں تک ہماری دعوت پہنچ گئی ہے۔

جن پر اتمام حجت نہیں ہوا اُن کا حکم

اور جس پر خدا کے نزدیک اتمام حجت نہیں ہوا اور وہ مکذب اور منکر ہے۔ تو گو شریعت نے جسکی بنار ظاہر پر ہے۔ اس کا نام بھی کافر رکھا ہے اور ہم بھی بہ اتباع شریعت اس کو کافر کے نام سے

ہی پکارتے ہیں وہ خدا کے نزدیک بموجب آیت لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا۔ قابل مواخذہ نہیں ہوگا۔

اِن مندرجہ بالا عبارتون سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اول تو یہ ضروری نہیں کہ زید یا بکر کہے کہ مجھ پر اتمام حجت نہیں ہوا اور مجھے دعوت نہیں پہونچی بلکہ اتنا کافی ہو گا کہ وہ نبی لوگون کو اطلاع دیدے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ نشانات ہون اور بس۔ اتمام حجت ہوگئی اور دعوت پہنچ گئی۔ اور بات بھی یہی دُرست ہے۔ کیونکہ جب اس شخص نے لوگون کو کھول کھول کر سُنا دیا اور نشانات آسمانی ظاہر ہو گئے تو پھر کسی کا یہ کہنا کہ فلاں فلاں کو ابھی دعوت نہیں پہونچی کیسا غلط مسئلہ ہے۔ اگر یہ اُصول لیا جائیگا۔ تو ماننا پڑے گا کہ کسی مامور کی دعوت سوائے اون لوگوں کے جو اس کی بیعت مین داخل ہوئے کسی کو نہیں پہونچی۔ اور قرآن شریف اور رسول اللہ اور دیگر اولیاء نے جو لوگون کو کافر کہا ہے یہ سب جھوٹ ہو جائیگا۔

دوسری بات یہ نکلتی ہے کہ حضرت صاحب نے پوری طرح سے تبلیغ کر دی ہے اور ہندوستان مین تبلیغ ہو چکی ہے بلکہ بعض دیگر ممالک مین بھی۔

تیسری یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جن پر تبلیغ نہیں ہوئی ان کا حساب خدا کے ساتھ ہے ہم نہیں جانتے کہ تبلیغ ان کو ہو چکی ہے یا نہیں۔ کیونکہ کسی کے دلی خیالات پر آگاہ نہیں اس لئے چون کہ شریعت کی بنا ظاہر پر ہے۔ ہم انکو کافر کہین گے۔ گو اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے کہ وہ سزا کے لائق ہین یا بموجب حدیث صحیحہ پھر موقعہ دئے جانے کے لائق ہیں۔

پھر حضرت صاحب فرماتے ہین کہ:۔

جو حضرت صاحب کو نہین مانتا اور کافر بھی نہین کہتا اسکی نسبت

یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والون کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہین حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم کے ہین کیونکہ جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ خدا پر افترا کرنیوالا سب کافرون سے بڑھ کر کافر ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳)

حاشیہ پر لکھتے ہین کہ:۔ "سو جو شخص مجھے نہین مانتا وہ مجھے مفتری قرار دے کر مجھے کافر ٹھہراتا ہے اسلئے میری تکفیر کی وجہ سے آپ کافر بنتا ہے" پھر فرماتے ہین کہ علاوہ اس کے جو مجھے نہین مانتا وہ خدا و رسول کو بھی نہین مانتا۔ کیونکہ میری نسبت خدا و رسول کی پیشگوئی موجود ہے" پھر فرماتے ہین:۔ "اب جو شخص خدا و رسول کے بیان کو نہین مانتا اور قرآن شریف کی تکذیب کرتا ہے اور عمداً خدا تعالےٰ کے نشانون کو رد کرتا ہے اور مجھ کو باوجود صد ہا نشانون کے مفتری ٹھہراتا ہے۔ وہ مومن کیونکر ہو سکتا ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۴)

اب جبکہ مین حضرت صاحب کی ایک ایسی عبارت نقل کر چکا ہون جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے ایک ہی قسم کے لوگ ہین اور دونون مین کوئی فرق نہین اور جس طرح کافر کہنے والا ایک مسلمان کو کافر کہہ کر کافر بنتا ہے اسی طرح ایک نبی کو نہ ماننے والا اُسے نہ ماننے کی وجہ سے کافر ٹھہرتا ہے۔ مین ایک اور حوالہ درج کرتا ہون جس مین آپنے اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے مگر مزید اطمینان کے لئے ابھی بیعت مین توقف کرتا ہے۔ کافر ٹھہرایا ہے۔

چنانچہ آپ ضمیمہ براہین احمدیہ مین صفحہ ۱۸۷ مین اس سوال کے جواب کہ:۔ "چون کہ حضرت کی اب تک کوئی ایسی تاثیر روشن طور پر ظہور مین نہیں آئی ہے اور دو تین لاکھ آدمی کا حضرت کے سلسلہ مین داخل ہونا گویا دریا مین سے ایک قطرہ ہے پس اگر تاثیرین کے ظہور تک کوئی بغیر انکار کے داخل سلسلہ ہونے مین توقف اور تاخیر کرے تو یہ جائز ہو گا یا نہین۔

فرماتے ہین کہ توقف اور تاخیر بھی ایک قسم انکار کی ہے اب ہر ایک دانا اور عقلمند انسان دیکھ سکتا ہے۔ کہ سائل نے اپنے سوال مین کس قدر شرائط لگائی ہین کہ ایک شخص آپ کو جھوٹا بھی نہین مانتا اور آپکا انکار بھی نہین کرتا۔ اور محض مزید اطمینان کے لئے بیعت مین ابھی توقف کرتا ہے۔ تو اسکی نسبت کیا فتوے ہے۔ جس کے جواب مین آپ فرماتے ہین کہ اس کا بھی وہی حال ہے جو منکر کا حال ہے۔ اور منکر کا حال اُوپر کے فتوے مین جو حقیقۃ الوحی سے نقل کیا گیا ہے درج ہے یعنی اُسے کافر قرار دیا گیا ہے اور وہی درجہ دیا گیا ہے جو اس شخص کو دیا گیا ہے جو آپکو کافر کہتا ہے۔ پس نہ صرف وہ شخص جو آپ کو کافر کہتا ہے یا جو آپ کو کافر تو نہین کہتا ہے۔ مگر آپکے دعوے کو نہین مانتا۔ کافر قرار دیا گیا ہے بلکہ وہ بھی جو آپ کو دل مین سچا قرار دیتا ہے اور زبانی بھی آپ کا انکار نہین کرتا۔ لیکن ابھی بیعت مین اُسے کچھ توقف ہے کافر قرار دیا گیا ہے

پس سوچنے کا مقام ہے کہ حضرت صاحب نے اس معاملہ مین کس قدر تشدد سے کام لیا ہے اور عقل بھی یہی چاہتی ہے۔ کیونکہ اگر ایک ہندو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا مان لے اور دل مین اقرار بھی کرے اور ظاہر طور پر انکار بھی نہ کرے۔ ان بعض واقعات کی وجہ سے ابھی کھُلم کھُلا اسلام لانے سے پرہیز کرے تو ہم اسے کبھی بھی مسلمان نہین کہتے بلکہ اُسے کافر ہی سمجھتے ہین۔ اور شریعت اسلام کبھی اس کے ساتھ ناطہ رشتہ کو جائز نہین رکھتی یعنے اس کے ساتھ کسی مسلمان عورت کے بیاہ دینے کی ہرگز اجازت نہین دیتی۔ پس اسی طرح اس غیر احمدی کا حال ہے جو حضرت صاحب کو دل مین سچا بھی جانتا ہے لیکن ابھی بیعت کرنے مین متردد ہے اور جو آپ کو کافر جانتے ہین۔ ان کا حال بھی ظاہر ہے جنکی نسبت مین حضرت صاحب کی عبارتین اُوپر نقل کر آیا ہون۔

پھر دوسری جگہ فرماتے ہین۔ "چونکہ شریعت کی بنیاد ظاہر پر ہے اس لئے ہم منکر کو مومن نہین کہہ سکتے ہین اور نہ یہ کہہ سکتے ہین کہ وہ مواخذہ سے بری ہے اور کافر منکر کو ہی کہتے ہین۔ کیونکہ کافر کا لفظ مومن کے مقابل پر ہے اور کفر دو قسم پر ہے ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسُول نہین مانتا دوسرے یہ کفر کہ وہ مسیح موعود کو نہین مانتا اور اسکو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے۔ جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے مین خدا اور رسُول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیون کی کتابون مین بھی تاکید پائی جاتی ہے پس اس لئے کہ وہ خدا و رسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو یہ دونون قسم کو کفر ایک ہی قسم مین داخل ہین۔ کیون کہ جو شخص باوجود شناخت کر لینے کے خدا و رسول کے حکم کو نہین مانتا۔ وہ بموجب نصوص صریحہ قرآن اور حدیث کے خدا اور رسول کو بھی نہین مانتا اور اس مین شک نہین کہ جس پر خدا تعالےٰ کے نزدیک اول قسم کفر یا دوسری قسم کفر کی نسبت اتمام حجت ہو چکا ہے۔ وہ قیامت کے دن مواخذہ کے لائق ہو گا"۔

اِن عبارتون سے یہ نتائج نکلتے ہین اول تو یہ کہ مُکفّر اور خاموش ایک ہی گروہ مین سے ہین۔ کیونکہ جو مانتا ہے اُسے مومن کہتے ہین اور کافر مومن کے مقابل مین ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو نہین مانتا خواہ وہ مُکفّر ہو یا خاموش ہو کافر ہے۔ اور یہ دونون گروہ ایک ہی قسم کے ہین دوسرے یہ کہ جو آپ کو نہین مانتا وہ ضرور آپ کو مفتری قرار دیتا ہے۔ تیسرے یہ کہ جو آپ کو نہین مانتا اس کا ایمان درحقیقت خدائے تعالےٰ پر بھی نہین اور نہ رسول اللہ پر ہی ہے۔ چوتھے یہ کہ چون کہ وہ شخص آیات اللہ کا منکر ہے اس لئے مومن نہین ہو سکتا۔ پانچوین یہ کہ چون کہ شریعت کی بنیاد ظاہر پر ہے اسے ہم مومن نہین کہہ سکتے۔ اور چھٹے یہ کہ وہ مواخذہ سے بری نہین۔ ساتوین یہ کہ کفر دو قسم کا ہے۔ ایک اللہ اور رسُول کا کفر اور ایک دیگر آیات کا کفر۔ جسمین حضرت صاحب کا کفر بھی شامل ہے۔ آٹھوین یہ کہ اصل مین یہ سب کفر ایک ہی ہے۔ جس نے آپ کا کفر کیا اس نے خدا اور رسُول کا کفر بھی ساتھ ہی کیا۔ نوین یہ کہ جس پر ان دونون قسم کے کفرون

اب مین وہ عبارتین درج کرتا ہون کہ جو حضرت صاحب نے مختلف کتب مین لکھی ہین تاکہ میرے دوستون کو معلوم ہو کہ حضرت اقدس کا منشا رکیا تھا۔ سب سے پہلے مین وہ عبارت درج کرتا ہون۔ جو کہ حضرت صاحب نے الہام کی بنا پر لکھی ہے اور جس کا کوئی احمدی انکار نہین کر سکتا یہ اس خط مین درج ہے۔ جو آپنے عبدالحکیم کے جواب مین لکھا ہے۔ وہو ہذا۔

اگر آپکا یہ خیال ہے کہ ہزارہا آدمی جو میری جماعت مین شامل نہین کیا راستبازون سے خالی ہین۔ تو ایسا ہی آپ کو یہ خیال بھی کرلینا چاہیئے۔ کہ وہ ہزارہا یہود اور نصاریٰ نے جو اسلام نہین لائے۔ کیا وہ راستبازون سے خالی تھے۔ بہر حال جبکہ خدا تعالیٰ نے مجھہ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جسکو میری دعوت پہونچتی ہو اور اس نے مجھے قبول نہین کیا ہے۔ وہ مسلمان نہین ہے۔ اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔ تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ اب مین ایک شخص کے کہنے سے جس کا دل ہزارون تاریکیون مین مبتلا ہے خدا کے حکم کو چھوڑ دون اس سے سہل تر بات یہ ہے کہ ایسے شخص کو اپنی جماعت مین سے خارج کر دیا جاوے اس لئے مین آج کی تاریخ سے آپ کو اپنی جماعت سے خارج کرتا ہون ہان اگر کسی وقت صریح الفاظ سے آپ اپنی توبہ شائع کرین اور اس خبیث عقیدہ سے باز آجادین تو رحمت الٰہی کا دروازہ کھلا ہے وہ لوگ جو میری دعوت کے رد کرنے کے وقت قرآن شریف کی نصوص صریحہ کو چھوڑتے ہین اور خدا تعالیٰ کے کھلے کھلے نشانون سے منہ پھیرتے ہین۔ ان کو راستباز قرار دینا اسی شخص کا کام ہے جس کا دل شیطان کے پنجہ مین گرفتار ہے۔

اب اس عبارت سے مفصلہ ذیل باتین نکلتی ہین۔ اول تو یہ کہ حضرت صاحب کو اس بات کا الہام ہوا ہے کہ جس کو آپ کی دعوت پہونچی اور اس نے آپ کو قبول نہین کیا۔ وہ مسلمان نہین۔ دوسرے یہ کہ اس الزام کے نیچے وہی لوگ نہین ہین کہ جنھون نے تکفیر مین جد وجہد کی ہے بلکہ ہر ایک شخص جس نے قبول نہین کیا وہ مسلمان نہین اور تیسرے یہ کہ وہ خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے اور سزا کا مستحق ہے۔ چوتھے یہ کہ اس عقیدہ کی وجہ سے کہ حضرت صاحب کے منکر کافر نہین بلکہ ناجی ہین۔ عبدالحکیم مرتد کو آپنے جب تک وہ اس عقیدہ سے توبہ نہ کرے جماعت سے خارج کر دیا۔ پانچوین یہ کہ آپ فرماتے ہین کہ یہ عقیدہ خبیث ہے۔ چھٹے یہ کہ جو شخص حضرت صاحب کے منکرین کو اور آپکے دعاوی کے نہ ماننے والے کو راستباز قرار دیتا ہے اس کا دل شیطان کے پنجہ مین گرفتار ہے یہ باتین مین نے اپنے پاس سے نہین بنائین بلکہ حضرت صاحب کے لفظ ہین جو نقل کئے ہین۔ جو چاہے قبول کرے اور جو چاہے رد کرے۔

اس عبارت مین جو آتا ہے کہ یہ بات مجھے الہام سے بتائی گئی ہے اس کی تائید ان الہامات سے بھی ہوتی ہے۔ جنمین کہ منکرین حضرت کو کافر کہا گیا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ قل عندی شہادۃ من اللہ فہل انتم مومنون۔ قل عندی شہادۃ من اللہ فہل انتم مسلمون۔ وقل اعملوا علیٰ مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون۔ عسیٰ ربکم ان یرحمکم وان عدتم عدنا وجعلنا جہنم للکٰفرین حصیرا۔ یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواھہم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔ قل جاءکم نور من اللہ فلا تکفروا ان کنتم مومنین۔ ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ رد علیہم رجل من فارس۔ شکر اللہ سعیہ۔ قل یا ایہا الکفار انی من الصادقین۔ وعندی من شہادۃ من اللہ وانی امرت وانا اول المؤمنین۔ لن یجعل اللہ للکٰفرین علی المؤمنین سبیلا۔

غرض جیسا کہ حضرت صاحب نے مذکورہ بالا عبارت مین فرمایا ہے کہ مجھے الہام سے بتایا گیا ہے کہ تیرے نہ ماننے والے خواہ مکفر ہون یا خاموش مسلمان نہین ہین اور خدا کے حضور سزا کے مستحق ہین اور یہ کہ ان کو راستباز جاننے والا شیطانی خیال کے درپے ہے جب تک توبہ نہ کرے ان باتونکی تصدیق مذکورہ بالا الہامات سے بھی ہوتی ہے۔

پس جبکہ ہم کو سچائی کے ماننے کا دعویٰ ہے تو کیا ہمارا اتفاق نہ ہوگا۔ اگر ہم ان باتون کو چھپا دین کیا کوئی مسلمان برداشت کرتا ہے کہ اس کا کوئی دوست ہندؤون سے بھی کچھ کچھ تعلق رکھے اور کبھی کبھی انکو یہ سنادے۔ کہ ہم آپ کو ناجی اور پسندیدہ اللہ تعالیٰ سمجھتے ہین۔ وہان کیون اس اعتقاد کو برا کہا جاتا ہے اسی لئے کہ نفاق ہے پس اس جگہ بھی وہی نفاق ہوگا بلکہ اگر ہم مخالف کے سامنے دبی زبان سے اس کے حق پر ہونیکا بھی کچھہ اقرار کرین گے تو اس کے دو برے نتیجے ہون گے۔ ایک تو یہ کہ تھوڑے دنون بعد جب ہمارا عقیدہ دشمن کو معلوم ہو گا تو اس کے دل مین ہماری طرف سے سخت نفرت بیٹھ جائے گی اور وہ سمجھیگا کہ یہ اول درجہ کے جھوٹے ہین اور دوسرے یہ کہ جب حضرت صاحب نے ایسا صاف فتوے دیا ہے تو لوگ مروڑ تروڑ کر کچھ کے کچھ معنے کر لیتے ہین۔ تو اگر اس موقع پر ذرا بھی غفلت سے کام لیا گیا۔ تو اس سے آیندہ کے لئے سخت برے نتیجہ پیدا ہون گے اور آیندہ اس خاموشی کو اجماع قرار دیا جاکر اس سے نہ معلوم کیا کیا نتیجہ نکالے جاوینگے اور آیندہ زمانہ مین نیک لوگ ہماری نسبت وہی الفاظ استعمال کرین گے جو اب ہم پولوس وغیرہ کی نسبت استعمال کرتے ہین اور بجائے نیک دعاؤن کے بد دعاؤن کے نشانہ ہون گے اور اس وقت کی ہماری کوتاہی آیندہ زمانہ کے لئے نمونہ بد ہوگی۔ کیونکہ کسی مامور کے قریب کے زمانہ کے لوگون کے افعال بھی بطور سند کے پکڑے جاتے ہین۔

اور یہ خیال کرنا کہ مخالفت زیادہ ہے اس لئے ہم کو ڈر کر قدم رکھنا چاہیئے ایک خیال باطل ہے۔ کیونکہ حضرت صاحب کے زمانہ کی نسبت ہم اس وقت زیادہ ہین اور حضرت صاحب نے کبھی ڈرنے کی تعلیم نہین دی بلکہ صاف مقابلہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم کو کچھ نقصان نہین پہونچا۔ ہماری جماعت آگے سے بہت زیادہ ہے اور بڑھ رہی ہے۔

مذکورہ بالا عبارت مین ایک لفظ قابل تشریح ہے اور وہ یہ کہ حضرت صاحب فرماتے ہین کہ جس کو میری دعوت پہنچ گئی اور اس نے نہ مانا تو وہ مسلمان نہین اور دعوت پہنچنے کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہین کہ ایسے رنگ مین پہنچے کہ جسکو وہ قبول کرے لیکن مخالفین کو ابھی ایسے رنگ مین دعوت نہین پہونچی اور یہ اعتراض عبدالحکیم نے بھی کیا ہے۔ جس کا جواب مین حضرت صاحب کی کتاب سے دیتا ہون آپ حقیقۃ الوحی مین فرماتے ہین۔

دعوت پہنچنے سے کیا مراد ہے؟

دو امر ضروری ہین وہ شخص جو خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہے وہ لوگون کو اطلاع دیدے کہ مین خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہون اور انکو ان غلطیون پر متنبہ کردے کہ فلان فلان اعتقاد مین تم خطا پر ہو یا فلان فلان حالت مین تم سست ہو۔ دوسرے یہ کہ آسمانی نشانون اور دلائل عقلیہ اور نقلیہ سے اپنا سچا ہونا ثابت کرے

کیا آپنے دعوت پہنچادی

مین نے پنجاب ہندوستان کے بعض شہرون مین خود جاکر خدا تعالےٰ کے پیغام کو پہونچا دیا اور ستر کے قریب کتابین عربی اور فارسی اور اردو اور انگریزی مین حقانیت اسلام کے بارے مین جن کی جلدین ایک لاکھ کے قریب ہونگی تالیف کر کے ممالک اسلام مین شائع کی ہین اور اسی مقصد کے لئے کئی لاکھ اشتہار شائع کیا ہے اور ہمارے سلسلہ سے غیر ملکون کے لوگ بے خبر نہین ہین بلکہ ممالک امریکہ اور یورپ کے دور دراز ملکون تک ہماری دعوت پہنچ گئی ہے۔

جن پر اتمام حجت نہین ہوا اون کا حکم

اور جس پر خدا کے نزدیک اتمام حجت نہین ہوا اور وہ مکذب اور منکر ہے۔ تو گو شریعت نے جسکی بنا ر ظاہر پر ہے۔ اس کا نام بھی کافر رکھا ہے اور ہم بھی بہ اتباع شریعت اس کو کافر کے نام سے

ی پکارتے ہیں وہ خدا کے نزدیک بموجب آیت لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا۔ قابل مواخذہ نہیں ہوگا۔

اِن مندرجہ بالا عبارتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اول تو یہ ضروری نہیں کہ زید یا بکر کہے کہ مجھ پر اتمام حجت نہیں ہُوا اور مجھے دعوت نہیں پہونچی بلکہ اتنا کافی ہوگا کہ وہ نبی لوگوں کو اطلاع دیدے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ نشانات ہوں اور بس۔ اتمام حجت ہوگئی اور دعوت پہنچ گئی۔ اور بات بھی یہی درست ہے۔ کیونکہ جب اس شخص نے لوگوں کو کھول کھول کر سُنادیا اور نشانات آسمانی ظاہر ہوگئے تو پھر کسی کا یہ کہنا کہ فلاں فلاں کو ابھی دعوت نہیں پہونچی کیسا غلط مسئلہ ہے۔ اگر یہ اُصول لیا جائیگا۔ تو ماننا پڑے گا کہ کسی مامور کی دعوت سوائے اون لوگوں کے جو اس کی بیعت میں داخل ہوئے کسی کو نہیں پہونچی۔ اور قرآن شریف اور رسول اللہ اور دیگر اولیاء نے جو لوگوں کو کافر کہا ہے یہ سب جھوٹ ہوجائیگا۔

دوسری بات یہ نکلتی ہے کہ حضرت صاحب نے پوری طرح سے تبلیغ کردی ہے اور ہندوستان میں تبلیغ ہوچکی ہے بلکہ بعض دیگر ممالک میں بھی۔

تیسری یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جن پر تبلیغ نہیں ہوئی ان کا حساب خدا کے ساتھ ہے ہم نہیں جانتے کہ تبلیغ ان کو ہو چکی ہے یا نہیں۔ کیونکہ کسی کے دلی خیالات پر آگاہ نہیں اس لئے چونکہ شریعت کی بنا ظاہر پر ہے۔ ہم انکو کافر کہیں گے۔ گو اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے کہ وہ سزا کے لائق ہیں یا بموجب حدیث صحیحہ پھر موقعہ دئے جانے کے لائق ہیں۔

پھر حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ:۔

جو حضرت صاحب کو نہیں مانتا اور کافر بھی نہیں کہتا اسکی نسبت

یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والوں کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم کے ہیں کیونکہ جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ خدا پر افترا کرنیوالا سب کافروں سے بڑھ کر کافر ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳)

حاشیہ پر لکھتے ہیں کہ:۔ "سو جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ مجھے مفتری قرار دے کر مجھے کافر ٹھہراتا ہے اسلئے میری تکفیر کی وجہ سے آپ کافر بنتا ہے" پھر فرماتے ہیں کہ علاوہ اس کے جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا و رسول کو بھی نہیں مانتا۔ کیونکہ میری نسبت خدا و رسول کی پیشگوئی موجود ہے" پھر فرماتے ہیں "اب جو شخص خدا و رسول کے بیان کو نہیں مانتا اور قرآن شریف کی تکذیب کرتا ہے اور عمداً خدا تعالےٰ کے نشانوں کو رد کرتا ہے اور مجھ کو باوجود صد ہا نشانوں کے مفتری ٹھہراتا ہے۔ وہ مومن کیونکر ہوسکتا ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۴)

اب جبکہ میں حضرت صاحب کی ایک ایسی عبارت نقل کر چکا ہوں جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے ایک ہی قسم کے لوگ ہیں اور دونوں میں کوئی فرق نہیں اور جس طرح کافر کہنے والا ایک مسلمان کو کافر کہہ کر کافر بنتا ہے اسی طرح ایک نبی کو نہ ماننے والا اُسے نہ ماننے کی وجہ سے کافر ٹھہرتا ہے۔ میں ایک اور حوالہ درج کرتا ہوں جس میں آپ نے اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے مگر مزید اطمینان کے لئے ابھی بیعت میں توقف کرتا ہے۔ کافر ٹھہرایا ہے۔

چنانچہ آپ ضمیمہ براہین احمدیہ میں صفحہ ۱۸۷ میں اس سوال کے جواب کہ "چونکہ حضرت کی اب تک کوئی ایسی تاثیر روشن طور پر ظہور میں نہیں آئی ہے اور دو تین لاکھ آدمی کا حضرت کے سلسلہ میں داخل ہونا گویا دریا میں سے ایک قطرہ ہے پس اگر تاثیروں کے ظہور تک کوئی بغیر انکار کے داخل سلسلہ ہونے میں توقف اور تاخیر کرے تو یہ جائز ہوگا یا نہیں۔

فرماتے ہیں کہ توقف اور تاخیر بھی ایک قسم انکار کی ہے اب ہر ایک دانا اور عقل مند انسان دیکھ سکتا ہے۔ کہ سائل نے اپنے سوال میں کس قدر شرائط لگائی ہیں کہ ایک شخص آپ کو جھوٹا بھی نہیں مانتا اور آپکا انکار بھی نہیں کرتا۔ اور محض مزید اطمینان کے لئے بیعت میں ابھی توقف کرتا ہے۔ تو اسکی نسبت کیا فتوے ہے۔ جس کے جواب میں آپ فرماتے ہیں کہ اس کا بھی وہی حال ہے جو منکر کا حال ہے۔ اور منکر کا حال اُوپر کے فتوے میں جو حقیقۃ الوحی سے نقل کیا گیا ہے درج ہے یعنی اُسے کافر قرار دیا گیا ہے اور وہی درجہ دیا گیا ہے جو اس شخص کو دیا گیا ہے جو آپکو کافر کہتا ہے۔ پس نہ صرف وہ شخص جو آپ کو کافر کہتا ہے یا جو آپ کو کافر تو نہیں کہتا ہے۔ مگر آپکے دعوے کو نہیں مانتا۔ کافر قرار دیا گیا ہے بلکہ وہ بھی جو آپ کو دل میں سچا قرار دیتا ہے اور زبانی بھی آپ کا انکار نہیں کرتا۔ لیکن ابھی بیعت میں اُسے کچھ توقف ہے کافر قرار دیا گیا ہے پس سوچنے کا مقام ہے کہ حضرت صاحب نے اس معاملہ میں کس قدر تشدد سے کام لیا ہے اور عقل بھی یہی چاہتی ہے۔ کیونکہ اگر ایک ہندو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا مان لے اور دل میں اقرار بھی کرے اور ظاہر طور پر انکار بھی نہ کرے۔ ہاں بعض واقعات کی وجہ سے ابھی کھُلم کھُلا اسلام لانے سے پرہیز کرے تو ہم اسے کبھی بھی مسلمان نہیں کہتے بلکہ اُسے کافر ہی سمجھتے ہیں۔ اور شریعت اسلام کبھی اس کے ساتھ ناطہ رشتہ کو جائز نہیں رکھتی یعنے اس کے ساتھ کسی مسلمان عورت کے بیاہ دینے کی ہرگز اجازت نہیں دیتی۔ پس اسی طرح اس غیر احمدی کا حال ہے جو حضرت صاحب کو دل میں سچا بھی جانتا ہے لیکن ابھی بیعت کرنے میں متردد ہے اور جو آپ کو کافر جانتے ہیں۔ ان کا حال بھی ظاہر ہے جنکی نسبت میں حضرت صاحب کی عبارتیں اُوپر نقل کر آیا ہوں۔

پھر دوسری جگہ فرماتے ہیں۔ چونکہ شریعت کی بنیاد ظاہر پر ہے اس لئے ہم منکر کو مومن نہیں کہہ سکتے ہیں اور نہ یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ مواخذہ سے بری ہے اور کافر منکر کو ہی کہتے ہیں۔ کیونکہ کافر کا لفظ مومن کے مقابل پر ہے اور کفر دو قسم پر ہے ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا دوسرے یہ کفر کہ وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اسکو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے۔ جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔ کیونکہ جو شخص باوجود شناخت کر لینے کے خدا اور رسول کے حکم کو نہیں مانتا۔ وہ بموجب نصوص صریحہ قرآن اور حدیث کے خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا اور اس میں شک نہیں کہ جس پر خدا تعالےٰ کے نزدیک اول قسم کفر یا دوسری قسم کفر کی نسبت اتمام حُجت ہوچکا ہے۔ وہ قیامت کے دن مواخذہ کے لائق ہوگا"

اِن عبارتوں سے یہ نتایج نکلتے ہیں اول تو یہ کہ مُکفّر اور خاموش ایک ہی گروہ میں سے ہیں۔ کیونکہ جو مانتا ہے اُسے مومن کہتے ہیں اور کافر مومن کے مقابل میں ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو نہیں مانتا خواہ وہ مکفّر ہو یا خاموش ہو کافر ہے۔ اور یہ دونوں گروہ ایک ہی قسم کے ہیں دوسرے یہ کہ جو آپ کو نہیں مانتا وہ ضرور آپ کو مفتری قرار دیتا ہے۔ تیسرے یہ کہ جو آپ کو نہیں مانتا اس کا ایمان درحقیقت خدائے تعالےٰ پر بھی نہیں اور نہ رسول اللہ پر ہی ہے۔ چوتھے یہ کہ چونکہ وہ شخص آیات اللہ کا منکر ہے اس لئے مومن نہیں ہوسکتا۔ پانچویں یہ کہ چونکہ شریعت کی بنیاد ظاہر پر ہے اسے ہم مومن نہیں کہہ سکتے۔ اور چھٹے یہ کہ وہ مواخذہ سے بری نہیں۔ ساتویں یہ کہ کفر دو قسم کا ہے۔ ایک اللہ اور رسول کا کفر اور ایک دیگر آیات کا کفر۔ جسمیں حضرت صاحب کا کفر بھی شامل ہے۔ آٹھویں یہ کہ اصل میں یہ سب کفر ایک ہی ہے۔ جس نے آپ کا کفر کیا اس نے خدا اور رسول کا کفر بھی ساتھ ہی کیا۔ نویں یہ کہ جس پر ان دونوں قسم کے کفروں